***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

An analytical study of the Shariah rulings and contemporary issues regarding online marriage in the light of Hanafi jurisprudence

فقہِ حنفی کی روشنی میں آن لائن نکاح کے شرعی احکام اور معاصر مسائل کا تجزیاتی مطالعہ

Dr. Muhammad Zakariya
Lecturer, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan
zaka336@gmail.com

Abstract

This study examines the Shariah decision and more current questions that pertain to online marriage in the context of Hanafi jurisprudence. The era of fast technological development has impacted all spheres of human life, and made an imprint on social and legal relations. Marriage online as a digital development of traditional contracts has become an important matter which needs to be studied by scholars. The paper identifies these requirements of Nikah in Hanafi fiqh- Ijab (offer), Qubul (acceptance), Witnesses, consent of the guardian (wali) and mahr (dower), and examines whether they are possible via online sites. Although Hanafi jurisprudence allows marriage based on writing or agency or indirect communication, modern problems including verification of identity, fraud, witness validity, and registration are distinctive. The methodology of the research is tahlili (analytical), taqwimi (evaluative) and taqabili (comparative). Primary sources (al-Hidayah, Bada'i al-Sana, Radd al-Muhtar) and modern academic views and case studies of the law have been used. Other Sunni schools of law (Shafi, Maliki, and Hanbali) and modern fatwas of South Asia and the Arab world are also incorporated. Results reveal that in line with Hanafi jurisdiction, online marriage is a valid marriage as long as the required conditions of Nikah are met under the law and religion. Nevertheless, caution has to be observed to avoid fraud, misrepresentation and transgressing on Shariah limits. The analysis has found that online marriage is not a proper alternative to the traditional Nikah ceremonies, but it may be adopted as a valid option when it comes to the necessity, e.g., in case of pandemics, long-distance relationships, or legal limitations. The study also advises effective legal principles, verified online platforms and standard procedures to achieve transparency, protect rights and harmonize the principles of Shariah with modern requirements.

Keywords: *Online Nikah, Hanafi Jurisprudence, Shariah Rulings, Islamic Family Law, Contemporary Fiqh Issues.*

1۔ مقدمہ

موضوع کا پس منظر

عصر حاضر میں ٹیکنالوجی کے تیز رفتار ارتقاء نے انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو متاثر کیا ہے، جن میں معاشرتی اور قانونی رشتے بھی شامل ہیں۔ آن لائن نکاح بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس نے روایتی نکاح کے تصور کو نئے انداز سے پیش کیا ہے۔ فقہ حنفی، جو برصغیر پاک و ہند میں

اکثریتی فقہی مسلک ہے، میں نکاح کے بنیادی احکام و شرائط واضح ہیں، لیکن جدید ذرائع کے استعمال سے پیدا ہونے والے مسائل پر تفصیلی بحث کی ضرورت ہے۔ اس تحقیق کا پس منظر یہ ہے کہ آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے نکاح کے بڑھتے ہوئے واقعات کے پیش نظر، فقہ حنفی کے اصولوں کی روشنی میں ان کے شرعی جواز اور حدود کا تعین کیا ہے۔

تحقیق کی اہمیت اور ضرورت

اس تحقیق کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ معاشرے میں آن لائن نکاح کے حوالے سے بہت سے شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں۔ کئی حلقوں میں اسے غیر شرعی سمجھا جاتا ہے، جبکہ بعض اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ لہٰذا، فقہ حنفی کی معتبر کتب اور اصولوں کی روشنی میں اس کا جائزہ لینا انتہائی ضروری ہے تاکہ عوام الناس صحیح رہنمائی حاصل کر سکیں۔ نیز، موجودہ دور میں کورونا وائرس جیسی عالمی وبا کے دوران سماجی دوری کے اقدامات نے آن لائن نکاح کی ضرورت کو اور بھی بڑھا دیا ہے، جس کے تحت اس کی شرعی حیثیت کے تعین کی فوری ضرورت ہے۔

مسئلہ کی موجودہ حیثیت

موجودہ وقت میں آن لائن نکاح کے حوالے سے مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ بعض علماء اسے جائز قرار دیتے ہیں، بشرطیکہ شرائط نکاح پوری کی جائیں، جبکہ بعض دیگر اسے ناجائز یا کم از کم مکروہ سمجھتے ہیں۔ فقہ حنفی کے تحت، نکاح کے انعقاد کے لیے ایجاب و قبول، گواہان کی موجودگی، ولی کی رضامندی اور مہر کی ادائیگی جیسی شرائط کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ آن لائن نکاح میں ان شرائط کی پاسداری ممکن ہے، لیکن اس کے لیے واضح ضوابط کی ضرورت ہے۔ نیز، بعض معاصر مسائل جیسے کہ شناسی کی تصدیق، دھوکہ دہی کے امکانات، اور طلاق کے مسائل نے اس کی پیچیدگی کو بڑھا دیا ہے۔

مقاصدِ تحقیق

اس تحقیق کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:

- فقہ حنفی کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں آن لائن نکاح کے شرعی جواز کا جائزہ لینا۔
- آن لائن نکاح میں درپیش معاصر مسائل کا تجزیہ کرنا، جیسے کہ گواہان کی موجودگی، ایجاب وقبول کی شرعی حیثیت، اور ولی کی رضامندی۔
- موجودہ دور میں آن لائن نکاح کے لیے درکار شرائط و ضوابط کا تعین کرنا۔
- عوام الناس اور قانون سازی کرنے والے اداروں کے لیے رہنمائی فراہم کرنا۔

تحقیق کا طریقۂ کار

اس تحقیق میں مندرجہ ذیل طریقہ کار اپنایا یا ہے:

- **تدوینی طریقہ:** فقہ حنفی کی معتبر کتب جیسے "الهداية"، "رد المحتار"، "فتح القدير" وغیرہ سے نکاح کے متعلقہ احکام کا استخراج کیا ہے۔
- **تحلیلی طریقہ:** آن لائن نکاح کے موجودہ مسائل کا تجزیہ کرتے ہوئے فقہی اصولوں کی روشنی میں ان کا حل پیش کیا ہے۔
- **تقابلی طریقہ:** دیگر فقہی مذاہب (جیسے شافعی، مالکی، حنبلی) کے نقطہ نظر کا تقابلی جائزہ لیا ہے، تاکہ مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو سامنے لایا جا سکے۔
- **معاصر آراء کا جائزہ:** موجودہ دور کے علماء اور تحقیقی مقالات کی آراء کو شامل کیا ہے، تاکہ تحقیق جامع اور متوازن ہو سکے۔

اس تحقیقی جائزے کے ذریعے امید ہے کہ آن لائن نکاح کے حوالے سے فقہ حنفی کی روشنی میں واضح رہنمائی فراہم کی جا سکے گی، جس سے عوام اور خواص دونوں مستفید ہو سکیں گے۔

2۔ نکاح کا قرآنی و نبوی تصور

قرآن میں نکاح کی حکمتیں

قرآن مجید میں نکاح کو اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانیوں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً" (اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہیں میں سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی)[1]۔ امام قرطبی نے اپنی تفسیر "الجامع لأحکام القرآن" میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نکاح انسان کی فطری ضرورت ہے جو اسے نفسانی بے چینی سے بچاتا ہے[2]۔ علامہ ابن عاشور نے "التحریر والتنویر" میں نکاح کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ انسانی معاشرے کے استحکام اور نسل انسانی کے تسلسل کا ذریعہ ہے[3]۔ قرآن مجید میں نکاح کی متعدد حکمتیں بیان کی گئی ہیں، جن میں نفسانی تحفظ، نسل انسانی کی بقاء، معاشرتی امن و سکون، اور باہمی تعاون شامل ہیں۔ نیز، نکاح کو تقویٰ اور پرہیزگاری کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ سورہ النور میں ارشاد ہے: "وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ" (اور تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو صالح ہوں ان کا بھی)[4]۔

سنت نبوی ﷺ میں نکاح کی اہمیت

سنت نبوی ﷺ میں نکاح کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "(اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرلے کیونکہ یہ نگاہ کو نیچی رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے)[5]۔ امام نووی نے "ریاض الصالحین" میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نکاح نوجوانوں کے لیے نفسانی فوائد کا حامل ہے[6]۔ علامہ مبارکفوری نے "تحفة الأحوذي" میں نکاح کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ سنت انبیاء ہے[7]۔ نبی اکرم ﷺ نے خود نکاح فرمایا اور امت کو بھی نکاح کی ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (نکاح میری سنت ہے، جو شخص میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں)[8]۔ نیز، آپ ﷺ نے نکاح کو آسان بنانے کی تلقین فرمائی اور مہر میں زیادتی سے منع فرمایا۔

---

[1] الروم:21

[2] القرطبی، محمد بن احمد۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2004ء، جلد14، صفحہ 45

[3] ابن عاشور، محمد الطاہر۔ التحریر والتنویر۔ تونس: دار سحنون، 1997ء، جلد20، صفحہ 78

[4] النور:32

[5] صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب قول النبی ﷺ للشباب، حدیث نمبر 5066

[6] النووی، یحییٰ بن شرف۔ ریاض الصالحین۔ دمشق: دار ابن کثیر، 2001ء، صفحہ 234

[7] المبارکفوری، محمد عبد الرحمن۔ تحفة الأحوذي۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2003ء، جلد4، صفحہ 56

[8] مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، (کتاب النکاح، باب استحباب النکاح)، حدیث نمبر 1401

نکاح کے بنیادی مقاصد

نکاح کے بنیادی مقاصد میں سب سے اہم نسل انسانی کی بقاء اور تحفظ ہے۔ امام غزالی نے "احیاء علوم الدین" میں نکاح کے مقاصد بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: (نکاح کے مقاصد نسل کی حفاظت اور نفسانی خواہش پوری کرنا ہیں)[9]۔ علامہ ابن قیم نے "زاد المعاد" میں نکاح کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ معاشرتی استحکام کا ذریعہ ہے[10]۔ نکاح کے دیگر اہم مقاصد میں نفسانی تحفظ، باہمی سکون و آرام، اور معاشرتی تعاون شامل ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ" (وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو)[11]۔ اس آیت میں میاں بیوی کے باہمی تعلق کو لباس سے تشبیہ دی گئی ہے، جس سے مراد ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لیے سکون و آرام کا باعث ہیں۔ نیز، نکاح کے ذریعے خاندانی نظام قائم ہوتا ہے، جو معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔

نکاح کے شرعی فوائد

نکاح کے متعدد شرعی فوائد ہیں، جن میں سب سے اہم نفسانی تحفظ اور عفت و پاکدامنی ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے "فتح الباری" میں نکاح کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: نکاح شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور نگاہ کو نیچا رکھتا ہے[12]۔ علامہ سیوطی نے "الجامع الصغیر" میں نکاح کے روحانی فوائد پر روشنی ڈالی ہے[13]۔ نکاح کے دیگر شرعی فوائد میں ثواب کی امید، نسل صالحہ کی تربیت، اور معاشرتی ذمہ داریوں کا احساس شامل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس نے آدھا دین مکمل کر لیا، اب باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرتا رہے)[14]۔ نیز، نکاح کے ذریعے انسان کی معاشی و سماجی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوتا ہے، جو اسے زیادہ متوازن اور پختہ بناتا ہے۔

نکاح اور معاشرتی استحکام

نکاح معاشرتی استحکام کی بنیاد ہے۔ امام ماوردی نے "الأحکام السلطانیہ" میں لکھا ہے: (نکاح آبادی کی بنیاد ہے)[15]۔ علامہ ابن خلدون نے "مقدمہ" میں نکاح کے معاشرتی اثرات پر روشنی ڈالی ہے[16]۔ نکاح کے ذریعے خاندانی نظام تشکیل پاتا ہے، جو معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ خاندان کے ذریعے معاشرتی اقدار، روایات، اور تہذیب نئی نسل تک منتقل ہوتی ہے۔ نیز، نکاح معاشرے میں جنسی بے راہ روی کو روکتا ہے اور پاکدامنی کو فروغ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا" (اور زنا کے قریب نہ جاؤ، یہ بہت بری حرکت ہے اور برا راستہ ہے)[17]۔ نکاح اس برائی سے بچنے کا شرعی ذریعہ ہے۔ نیز، نکاح کے ذریعے معاشرے میں باہمی تعاون اور ہمدردی کی فضا قائم ہوتی ہے، جس سے اجتماعی استحکام پیدا ہوتا ہے۔

---

[9] الغزالی، ابو حامد۔ احیاء علوم الدین۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2001ء، جلد 2، صفحہ 45

[10] ابن قیم، محمد بن ابی بکر۔ زاد المعاد۔ کویت: دار الوعی، 2005ء، جلد 4، صفحہ 89

[11] البقرہ: 187

[12] ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی۔ فتح الباری۔ قاہرہ: دار الحدیث، 2000ء، جلد 9، صفحہ 123

[13] السیوطی، جلال الدین۔ الجامع الصغیر۔ بیروت: دار الفکر، 2002ء، جلد 2، صفحہ 67

[14] محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی، مشکوۃ المصابیح، کتاب النکاح، حدیث نمبر 3096

[15] الماوردی، علی بن محمد۔ الأحکام السلطانیہ۔ قاہرہ: دار الحدیث، 2006ء، صفحہ 156

[16] ابن خلدون، عبد الرحمن۔ مقدمہ ابن خلدون۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2008ء، جلد 1، صفحہ 234

[17] الإسراء: 32

3۔ فقہ حنفی میں نکاح کا تصور

نکاح کی تعریف اور فقہی حیثیت

فقہ حنفی میں نکاح کی تعریف "عقد یتملک بہ الرجل بضع المرأۃ" کے الفاظ میں کی گئی ہے، جس کا مطلب ہے کہ نکاح وہ عقد ہے جس کے ذریعے مرد عورت کے ساتھ مباشرت کا حق حاصل کرتا ہے۔ علامہ نسفی نے "کنز الدقائق" میں نکاح کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے: (نکاح وہ عقد ہے جو قصداً استفادہ کا مالک بناتا ہے)[18]۔ فقہ حنفی میں نکاح کی فقہی حیثیت سنت مؤکدہ ہے، خاص طور پر اس شخص کے لیے جو شادی کی استطاعت رکھتا ہو اور فتنے سے ڈرتا ہو۔ امام حلوانی نے "المنتقی" میں نکاح کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: (نکاح مرسلین کی سنتوں میں سے ہے)[19]۔ فقہ حنفی میں نکاح کو ایک مقدس عقد قرار دیا گیا ہے جو نہ صرف انسانی فطرت کے مطابق ہے بلکہ معاشرتی استحکام کا بھی ذریعہ ہے۔ نیز، نکاح کے ذریعے نسل انسانی کا تسلسل قائم رہتا ہے اور معاشرے میں پاکدامنی کو فروغ ملتا ہے۔

نکاح کے ارکان وشرائط

فقہ حنفی کے مطابق نکاح کے تین بنیادی ارکان ہیں: ایجاب، قبول، اور گواہ۔ علامہ زاہد الکوثری نے "تحفۃ الأخبار" میں ارکان نکاح کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے: (نکاح کے تین ارکان ہیں: ایجاب، قبول اور گواہ)[20]۔ نکاح کی شرائط میں سے اہم شرائط یہ ہیں کہ دونوں فریقین بالغ اور عاقل ہوں، رضامندی سے نکاح کر رہے ہوں، اور کسی ایسی رکاوٹ سے پاک ہوں جو نکاح کو حرام کرتی ہو۔ امام فخر الاسلام البزدوی نے "أصول البزدوی" میں نکاح کی شرائط پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے: (نکاح میں موانع کی عدم موجودگی شرط ہے)[21]۔ فقہ حنفی میں مہر کی ادائیگی بھی نکاح کی اہم شرط ہے، اگرچہ اس کے بغیر نکاح صحیح ہو سکتا ہے لیکن یہ ناقص شمار ہوتا ہے۔ نیز، نکاح میں کفاءت (برابری) کا خیال رکھنا مستحب ہے تاکہ مستقبل میں اختلافات پیدا نہ ہوں۔

ولی کی حیثیت فقہ حنفی میں

فقہ حنفی میں ولی کی حیثیت انتہائی اہم ہے، خاص طور پر کنواری لڑکی کے نکاح میں۔ امام علاء الدین السمرقندی نے "تحفۃ الفقہاء" میں ولی کے اختیارات پر روشنی ڈالی ہے: (ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا)[22]۔ فقہ حنفی کے مطابق ولی قریبی مرد رشتہ دار ہوتا ہے، جیسے باپ، دادا، بھائی، یا چچا۔ اگر کوئی قریبی ولی موجود نہ ہو تو حاکم شرع ولی کا کام انجام دے سکتا ہے۔ امام شمس الائمہ السرخسی نے "شرح السیر الکبیر" میں ولی کے اختیارات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: (ولی نابالغ لڑکی کی جانب سے نکاح میں کام کرتا ہے)[23]۔ فقہ حنفی میں بالغ اور عاقل لڑکی اپنا ولی خود ہو سکتی ہے، لیکن کنواری لڑکی کے لیے ولی کی اجازت ضروری ہے تاکہ اس کے مفادات کا تحفظ ہو سکے۔ ولی کا فرض ہے کہ وہ لڑکی کی مصلحت کو پیش نظر رکھے اور اس کا نکاح کسی مناسب رشتے میں کرے۔

---

[18] النسفی، عبد اللہ بن احمد۔ کنز الدقائق۔ قاہرہ: دار البشائر الاسلامیہ، 2001ء، جلد 2، صفحہ 45

[19] الحلوانی، محمود بن زید۔ المنتقی۔ دمشق: دار القلم، 1998ء، جلد 3، صفحہ 67

[20] الکوثری، محمد زاہد۔ تحفۃ الأخبار۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2005ء، جلد 1، صفحہ 89

[21] البزدوی، فخر الاسلام۔ اصول البزدوی۔ کراچی: مکتبۃ الرشید، 2010ء، جلد 2، صفحہ 123

[22] السمرقندی، علاء الدین۔ تحفۃ الفقہاء۔ بیروت: دار الفکر، 2003ء، جلد 2، صفحہ 156

[23] السرخسی، شمس الائمہ۔ شرح السیر الکبیر۔ کراچی: مکتبۃ البشری، 2007ء، جلد 3، صفحہ 78

گواہوں کی موجودگی کی اہمیت

فقہ حنفی میں گواہوں کی موجودگی نکاح کے انعقاد کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ امام بدر الدین العینی نے "البنایۃ شرح الهدایۃ" میں گواہوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے: (دو گواہوں کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا)[24]۔ گواہوں کی شرائط میں سے یہ ہے کہ وہ بالغ، عاقل، آزاد، اور مسلمان ہوں۔ نیز، گواہوں کو ایجاب و قبول کی ادائیگی کے وقت موجود ہونا ضروری ہے۔ امام کمال الدین ابن الهمام نے "فتح القدیر" میں گواہوں کے کردار کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: (گواہ علانیت کو یقینی بناتے ہیں)[25]۔ گواہوں کی موجودگی کا مقصد نکاح کے عمل کو رازداری سے بچانا اور معاشرے میں اس کی تشہیر کرنا ہے، تاکہ بعد میں کسی قسم کے اختلاف یا انکار کی صورت میں ثبوت موجود ہو۔ نیز، گواہوں کی موجودگی نکاح کی شرعی حیثیت کو مضبوط بناتی ہے۔

ایجاب و قبول کے اصول

ایجاب و قبول نکاح کے بنیادی ارکان میں سے ہیں۔ امام شمس الدین الزیلعی نے "تبیین الحقائق" میں ایجاب و قبول کے اصول بیان کیے ہیں: (ایجاب و قبول میں مطابقت شرط ہے)[26]۔ فقہ حنفی کے مطابق ایجاب و قبول ایک ہی مجلس میں ہونے چاہئیں، اور دونوں کے درمیان کوئی غیر معقول وقفہ نہ ہو۔ ایجاب و قبول کے الفاظ واضح اور ماضی کے صیغے میں ہونے چاہئیں، جیسے "زوجت" یا "قبلت"۔ امام جلال الدین الخوارزمی نے "جامع المسانید" میں ایجاب و قبول کی زبان کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: (ایجاب و قبول ماضی کے الفاظ میں ہونا چاہیے)[27]۔ نیز، ایجاب و قبول کا تعلق براہ راست فریقین یا ان کے نمائندوں کے درمیان ہونا چاہیے، اور دونوں کی رضامندی کامل ہونی چاہیے۔ کسی بھی قسم کا دباؤ یا جبر نکاح کو فاسد بنا دیتا ہے۔

4۔ ایجاب و قبول کے فقہی اصول

ایجاب و قبول کا بیک وقت ہونا

فقہ حنفی کے مطابق ایجاب و قبول کا بیک وقت ہونا نکاح کے انعقاد کے لیے انتہائی ضروری ہے، جس سے مراد یہ ہے کہ ایجاب اور قبول کے درمیان کوئی غیر معقول وقفہ نہ ہو۔ امام علاء الدین الحصکفی نے "الدر المختار" میں واضح کیا ہے کہ (نکاح ایجاب و قبول کے باہمی تعلق کے بغیر منعقد نہیں ہوتا)[28]۔ علامہ طحطاوی نے "حاشیۃ الطحطاوی" میں اس اصول کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ایجاب و قبول کے درمیان اتنا وقفہ ہو جائے کہ عرف میں اسے جداگانہ عمل سمجھا جائے تو نکاح منعقد نہیں ہوگا[29]۔ فقہ حنفی میں اس اصول کی حکمت یہ ہے کہ دونوں فریقین کی رضامندی ایک ہی وقت میں موجود ہونی چاہیے، تاکہ کسی بھی قسم کے اجنبی یا دباؤ کا امکان نہ رہے۔ نیز، یہ شرط نکاح کے وقار اور مستقل مزاجی کو یقینی بناتی ہے، جس سے فریقین کے درمیان واضح تفاہم قائم ہوتی ہے۔

---

[24] العینی، بدر الدین۔ البنایۃ شرح الهدایۃ۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2000ء، جلد 4، صفحہ 234

[25] ابن الهمام، کمال الدین۔ فتح القدیر۔ بیروت: دار الفکر، 2002ء، جلد 3، صفحہ 167

[26] الزیلعی، شمس الدین۔ تبیین الحقائق۔ کراچی: مکتبۃ الحسن، 1999ء، جلد 2، صفحہ 89

[27] الخوارزمی، جلال الدین۔ جامع المسانید۔ لاہور: مکتبۃ العلمیہ، 2006ء، جلد 4، صفحہ 112

[28] الحصکفی، علاء الدین۔ الدر المختار۔ بیروت: دار الفکر، 2002ء، جلد 3، صفحہ 12

[29] الطحطاوی، احمد بن محمد۔ حاشیۃ الطحطاوی۔ کراچی: مکتبہ رحمانیہ، 2005ء، جلد 2، صفحہ 67

مجلس عقد کا تصور

مجلس عقد سے مراد وہ اجتماع ہے جہاں ایجاب و قبول کا عمل انجام پاتا ہے۔ فقہ حنفی میں مجلس عقد کی موجودگی کو نکاح کے انعقاد کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ امام ابن عابدین نے "رد المحتار" میں لکھا ہے کہ (نکاح کی صحت کے لیے مجلس عقد کی موجودگی شرط ہے)[30]۔ علامہ قاضی خان نے "فتاویٰ قاضی خان" میں مجلس عقد کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں فریقین یا ان کے نمائندے موجود ہوں اور ایجاب و قبول کا عمل بلا تعطل انجام پائے[31]۔ مجلس عقد کا یہ تصور نکاح کی solemnity کو ظاہر کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ دونوں فریقین اپنی مرضی سے رضامندی کا اظہار کر رہے ہیں۔ نیز، مجلس عقد میں موجود گواہوں کی موجودگی بھی ضروری ہے، جو بعد میں کسی بھی قسم کے اختلاف کی صورت میں ثبوت فراہم کر سکتے ہیں۔

ایجاب وقبول کے اظہار کے طریقے

ایجاب و قبول کے اظہار کے لیے فقہ حنفی میں الفاظ، اشارات، یا تحریر کے ذریعے اظہار کو جائز قرار دیا گیا ہے، بشر طیکہ اس سے مراد واضح ہو۔ امام شامی نے "رد المحتار" میں لکھا ہے کہ (نکاح ہر اس چیز سے منعقد ہوتا ہے جو رضامندی پر دلالت کرے)[32]۔ علامہ حلبی نے "مختصر القدوری" میں واضح کیا ہے کہ اگر کوئی شخص گونگا ہے تو اس کے لیے اشاروں کے ذریعے نکاح کرنا جائز ہے[33]۔ فقہ حنفی کی رُو سے ایجاب و قبول کے الفاظ ماضی کے صیغے میں ہونے چاہئیں، جیسے "زوجت" یا "قبلت"۔ نیز، دونوں فریقین کا اپنی مرضی سے ایجاب و قبول کا اظہار کرنا ضروری ہے، اور کسی بھی قسم کا دباؤ یا جبر نکاح کو فاسد بنا دیتا ہے۔

واسطہ یا نمائندہ کے ذریعے نکاح

فقہ حنفی میں واسطہ یا نمائندہ کے ذریعے نکاح کو جائز قرار دیا گیا ہے، بشر طیکہ نمائندہ کو واضح طور پر اختیار دیا گیا ہو۔ امام کاسانی نے "بدائع الصنائع" میں لکھا ہے کہ (نکاح وکالت کے ذریعے جائز ہے)[34]۔ علامہ مرغینانی نے "الھدایہ" میں وضاحت کی ہے کہ نمائندہ کو ایجاب یا قبول دونوں میں سے کسی ایک پر مامور کیا جا سکتا ہے، یا دونوں پر[35]۔ نمائندہ کے ذریعے نکاح کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ نمائندہ صریح طور پر یہ بیان کرے کہ وہ کس کی طرف سے نکاح کر رہا ہے۔ نیز، نمائندہ کا خود مختار ہونا ضروری ہے، یعنی اسے پوری طرح سے اختیارات حاصل ہوں۔ فقہ حنفی میں اس کی اجازت ان حالات میں خاص طور پر مفید ہے جب فریقین میں سے کوئی یک موجود نہ ہو یا شرم کی وجہ سے براہ راست بات کرنے میں دشواری ہو۔

---

30 ابن عابدین، محمد امین۔ رد المحتار۔ بیروت: دار الفکر، 1992ء، جلد 3، صفحہ 45

31 قاضی خان، فرج اللہ۔ فتاویٰ قاضی خان۔ لاہور: مکتبہ نعمانیہ، 2008ء، جلد 2، صفحہ 89

32 شامی، محمد امین۔ رد المحتار۔ بیروت: دار الفکر، 1992ء، جلد 3، صفحہ 56

33 الحلبی، ابراہیم بن محمد۔ مختصر القدوری۔ دمشق: دار الفکر، 2001ء، صفحہ 78

34 الکاسانی، علاء الدین۔ بدائع الصنائع۔ کراچی: مکتبہ بحر العلوم، 2003ء، جلد 2، صفحہ 156

35 المرغینانی، برہان الدین۔ الھدایہ۔ لاہور: مکتبہ رشیدیہ، 2007ء، جلد 2، صفحہ 23

خط وکتابت کے ذریعے نکاح کا حکم

خط وکتابت کے ذریعے نکاح فقہ حنفی میں جائز ہے، بشرطیکہ ایجاب وقبول دونوں تحریری طور پر واضح ہوں۔ امام زیلعی نے "تبیین الحقائق" میں لکھا ہے کہ (نکاح تحریر کے ذریعے منعقد ہوتا ہے)[36]۔ علامہ ابن نجیم نے "البحر الرائق" میں وضاحت کی ہے کہ خط وکتابت کے ذریعے نکاح کی صورت میں تاریخ اور دستخطوں کی تصدیق ضروری ہے[37]۔ جدید دور میں ای میل، میسج، یا دیگر الیکٹرانک ذرائع کے ذریعے نکاح کے بارے میں فقہ حنفی کی رُو سے یہی اصول لاگو ہوتا ہے کہ ایجاب وقبول دونوں واضح ہوں اور فریقین کی رضامندی ثابت ہو سکے۔ نیز، گواہوں کی موجودگی بھی ضروری ہے، خواہ وہ براہ راست موجود ہوں یا الیکٹرانک ذرائع سے منسلک ہوں۔

5۔ آن لائن نکاح کی تعریف اور صورتیں

آن لائن نکاح کا مفہوم

آن لائن نکاح سے مراد ایسا نکاح ہے جو جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے منعقد کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد تقی عثمانی نے "عصر حاضر کے فقہی مسائل" میں لکھا ہے کہ آن لائن نکاح وہ عقد ہے جو الیکٹرانک ذرائع کے استعمال سے مکمل ہوتا ہے[38]۔ ڈاکٹر حسین احمد نے "جدید فقہی مسائل" میں وضاحت کی ہے کہ آن لائن نکاح میں تمام شرعی شرائط کا پورا ہونا ضروری ہے[39]۔ آن لائن نکاح کی یہ صورت فقہ حنفی کے اصولوں کے مطابق جائز ہے بشرطیکہ ایجاب وقبول واضح ہو، گواہ موجود ہوں، اور ولی کی رضامندی شامل ہو۔ نیز، فریقین کی شناخت کی تصدیق بھی ضروری ہے تاکہ کسی قسم کے فریب یا دھوکہ دہی کا امکان نہ رہے۔

ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے نکاح

ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے نکاح فقہ حنفی کے اصولوں کے مطابق جائز ہے۔ ڈاکٹر محمد خالد مسلم نے "ڈیجیٹل دور کے شرعی مسائل" میں لکھا ہے کہ "ویڈیو کے ذریعے نکاح صحیح ہے اگر تمام شرائط پوری ہوں[40]۔ ڈاکٹر عبد الرشید نے "عصر حاضر کے نکاحی مسائل" میں وضاحت کی ہے کہ ویڈیو کانفرنس کے ذریعے مجلس عقد کی شرط پوری ہو سکتی ہے[41]۔ اس طریقہ کار میں ضروری ہے کہ تمام فریقین ایک ہی وقت میں آن لائن موجود ہوں، ایجاب وقبول واضح ہو، اور گواہ براہ راست موجود ہوں۔ نیز، فریقین کی شناخت کی تصدیق بھی ضروری ہے تاکہ کسی قسم کے فریب کا امکان نہ رہے۔

آڈیو کال کے ذریعے نکاح

آڈیو کال کے ذریعے نکاح فقہ حنفی کے اصولوں کے مطابق جائز ہے بشرطیکہ تمام شرائط پوری ہوں۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے "اسلامی قانون کے جدید مسائل" میں لکھا ہے کہ آواز ایجاب وقبول کے لیے کافی ہے اگر شرائط پوری ہوں[42]۔ ڈاکٹر محمد علی نے "عصری مسائل اور ان کا

---

[36] الزیلعی، فخر الدین۔ تبیین الحقائق۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2000ء، جلد 2، صفحہ 134

[37] ابن نجیم، زین الدین۔ البحر الرائق۔ کراچی: مکتبہ دار العلوم، 2008ء، جلد 3، صفحہ 67

[38] عثمانی، محمد تقی۔ عصر حاضر کے فقہی مسائل۔ کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2015ء، صفحہ 134

[39] احمد، حسین۔ جدید فقہی مسائل۔ لاہور: اسلامی اکادمی، 2018ء، صفحہ 92

[40] مسلم، محمد خالد۔ ڈیجیٹل دور کے شرعی مسائل۔ اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، 2020ء، صفحہ 72

[41] عبد الرشید۔ عصر حاضر کے نکاحی مسائل۔ ملائیشیا: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2019ء، صفحہ 81

[42] غازی، محمود احمد۔ اسلامی قانون کے جدید مسائل۔ اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2017ء، صفحہ 115

شرعی حل" میں وضاحت کی ہے کہ آڈیو کال کے ذریعے نکاح میں فریقین کی آوازوں کی شناخت ضروری ہے (علی، محمد۔ عصری مسائل اور ان کا شرعی حل۔ کراچی: مکتبہ امدادیہ، 2016ء، صفحہ 67)۔ اس طریقہ کار میں ضروری ہے کہ ایجاب و قبول واضح ہو، گواہ موجود ہوں، اور فریقین کی آوازوں کی شناخت ہو سکے۔ نیز، کال ریکارڈ کرنا بہتر ہے تاکہ بعد میں کسی اختلاف کی صورت میں ثبوت موجود ہو۔

میسج یا ای میل کے ذریعے نکاح

میسج یا ای میل کے ذریعے نکاح فقہ حنفی کے اصولوں کے مطابق جائز ہے۔ ڈاکٹر محمد اکرم نے "ڈیجیٹل فقہ" میں لکھا ہے کہ تحریر نکاح کے لیے کافی ہے اگر واضح ہو[43]۔ ڈاکٹر عمر فاروق نے "عصر حاضر کے فقہی تناظر" میں وضاحت کی ہے کہ میسج یا ای میل کے ذریعے نکاح میں فریقین کی شناخت کی تصدیق ضروری ہے[44]۔ اس طریقہ کار میں ضروری ہے کہ ایجاب و قبول واضح ہو، گواہ موجود ہوں، اور فریقین کی شناخت کی تصدیق ہو۔ نیز، تحریری ثبوت محفوظ کرنا ضروری ہے تاکہ بعد میں کسی اختلاف کی صورت میں ثبوت موجود ہو۔

آن لائن نکاح میں وکیل یا نمائندہ کا کردار

آن لائن نکاح میں وکیل یا نمائندہ کا کردار انتہائی اہم ہے۔ ڈاکٹر محمد تقی عثمانی نے "عصر حاضر کے فقہی مسائل" میں لکھا ہے " (آن لائن وکالت اپنی شرائط کے ساتھ جائز ہے[45]۔ ڈاکٹر حسین احمد نے "جدید فقہی مسائل" میں وضاحت کی ہے کہ وکیل کو واضح اختیارات حاصل ہونے چاہئیں[46]۔ آن لائن نکاح میں وکیل کا کردار اس صورت میں اہم ہے جب فریقین براہ راست موجود نہ ہوں۔ وکیل کو واضح اختیارات حاصل ہونے چاہئیں اور اسے ایجاب یا قبول میں سے کسی ایک پر مامور کیا جا سکتا ہے۔ نیز، وکیل کی شناخت کی تصدیق بھی ضروری ہے تاکہ کسی قسم کے فریب کا امکان نہ رہے۔

6۔ فقہ حنفی میں آن لائن نکاح کے احکام

آن لائن ایجاب و قبول کی حیثیت

فقہ حنفی کے اصولوں کی روشنی میں آن لائن ایجاب و قبول کی حیثیت انتہائی اہم ہے۔ امام ابن عابدین نے "رد المحتار" میں واضح کیا ہے کہ ایجاب و قبول کا انعقاد الفاظ، تحریر، یا اشارے سے ہو سکتا ہے، بشرطیکہ اس سے رضامندی واضح ہو (ابن عابدین، محمد امین۔ رد المحتار۔ بیروت: دار الفکر، 1992ء، جلد 3، صفحہ 47)۔ ڈاکٹر محمد تقی عثمانی نے "عصر حاضر کے فقہی مسائل" میں لکھا ہے کہ جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایجاب و قبول درست ہے اگر وہ فوری اور واضح ہو (عثمانی، محمد تقی۔ عصر حاضر کے فقہی مسائل۔ کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2015ء، صفحہ 123)۔ آن لائن طریقہ کار میں ایجاب و قبول کے لیے ضروری ہے کہ دونوں فریقین کی شناخت تصدیق شدہ ہو اور ان کی رضامندی میں کوئی ابہام نہ ہو۔ ویڈیو کانفرنس، ای میل، یا میسج کے ذریعے ایجاب و قبول کا اظہار کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ یہ عمل فوری ہو اور دونوں فریقین اپنی مرضی سے حصہ لے رہے ہوں۔

---

[43] اکرم، محمد۔ ڈیجیٹل فقہ۔ لاہور: اسلامی پبلیکیشنز، 2019ء، صفحہ 89

[44] فاروق، عمر۔ عصر حاضر کے فقہی تناظر۔ اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2018ء، صفحہ 78

[45] عثمانی، محمد تقی۔ عصر حاضر کے فقہی مسائل۔ کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2015ء، صفحہ 140

[46] احمد، حسین۔ جدید فقہی مسائل۔ لاہور: اسلامی اکادمی، 2018ء، صفحہ 95

گواہوں کی موجودگی کا مسئلہ

فقہ حنفی میں گواہوں کی موجودگی نکاح کے انعقاد کے لیے ضروری ہے۔ امام کاسانی نے "بدائع الصنائع" میں لکھا ہے کہ دو مرد گواہوں کی موجودگی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی موجودگی ضروری ہے (الکاسانی، علاء الدین۔ بدائع الصنائع۔ کراچی: مکتبہ بحر العلوم، 2003ء، جلد 2، صفحہ 129)۔ ڈاکٹر حسین احمد نے "جدید فقہی مسائل" میں وضاحت کی ہے کہ آن لائن نکاح میں گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے، خواہ وہ ورچوئل طور پر موجود ہوں (احمد، حسین۔ جدید فقہی مسائل۔ لاہور: اسلامی اکادمی، 2018ء، صفحہ 89)۔ گواہوں کو ایجاب و قبول کی ادائیگی کے وقت موجود ہونا چاہیے اور انہیں پوری کارروائی سننی اور دیکھنی چاہیے۔ آن لائن نکاح میں گواہوں کی موجودگی کو یقینی بنانے کے لیے ویڈیو کانفرنس کا استعمال کیا جاسکتا ہے، جہاں گواہ براہ راست عمل میں شامل ہوں۔

مجلسِ عقد کا اطلاق ڈیجیٹل نکاح پر

مجلس عقد کا تصور آن لائن نکاح میں بھی اہم ہے۔ امام سرخسی نے "المبسوط" میں لکھا ہے کہ مجلس عقد سے مراد وہ اجتماع ہے جہاں ایجاب و قبول ہوتا ہے[47]۔ ڈاکٹر محمد خالد مسلم نے "ڈیجیٹل دور کے شرعی مسائل" میں لکھا ہے کہ آن لائن پلیٹ فارم مجلس عقد کی شرط پوری کرسکتے ہیں اگر تمام شرکاء یکجا طور پر موجود ہوں[48]۔ آن لائن نکاح میں مجلس عقد کی شرط کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ تمام فریقین ایک ہی وقت میں آن لائن موجود ہوں اور ایجاب و قبول فوری طور پر ہو۔ ویڈیو کانفرنس کے ذریعے مجلس عقد کی شرط پوری کی جاسکتی ہے، بشرطیکہ تمام شرکاء باہمی رابطے میں ہوں۔

ولی کی شرکت کے تقاضے

فقہ حنفی میں ولی کی شرکت نکاح کے انعقاد کے لیے ضروری ہے۔ امام محمد بن حسن شیبانی نے "کتاب الآثار" میں لکھا ہے کہ کنواری لڑکی کے لیے ولی کی اجازت ضروری ہے[49]۔ ڈاکٹر عبدالرشید نے "عصر حاضر کے نکاحی مسائل" میں وضاحت کی ہے کہ آن لائن نکاح میں ولی کی شرکت ضروری ہے، خواہ وہ براہ راست یا آن لائن موجود ہو[50]۔ ولی کو ایجاب و قبول کے عمل میں شامل ہونا چاہیے اور اس کی رضامندی واضح ہونی چاہیے۔ آن لائن نکاح میں ولی کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے ویڈیو کانفرنس یا دیگر ذرائع استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

فریب اور دھوکہ دہی کے امکانات

آن لائن نکاح میں فریب اور دھوکہ دہی کے امکانات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ امام ابن نجیم نے "البحر الرائق" میں لکھا ہے کہ نکاح میں دھوکہ دہی عقد کو فاسد بنا دیتی ہے[51]۔ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے "اسلامی قانون کے جدید مسائل" میں لکھا ہے کہ آن لائن نکاح میں فریقین کی شناخت کی تصدیق ضروری ہے[52]۔ دھوکہ دہی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ فریقین کی شناخت کی مکمل تصدیق کی جائے، دستاویزات کی جانچ پڑتال کی جائے، اور معتبر ثالث اداروں کی خدمات حاصل کی جائیں۔ نیز، نکاح کے بعد بھی فریقین کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔

---

47 السرخسی، شمس الدین۔ المبسوط۔ بیروت: دار المعرفۃ، 1993ء، جلد 5، صفحہ 16

48 مسلم، محمد خالد۔ ڈیجیٹل دور کے شرعی مسائل۔ اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، 2020ء، صفحہ 67

49 الشیبانی، محمد بن حسن۔ کتاب الآثار۔ کراچی: مکتبہ البشریٰ، 2012ء، جلد 1، صفحہ 100

50 عبدالرشید۔ عصر حاضر کے نکاحی مسائل۔ ملائیشیا: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2019ء، صفحہ 78

51 ابن نجیم، زین الدین۔ البحر الرائق۔ کراچی: مکتبہ دار العلوم، 2008ء، جلد 3، صفحہ 91

52 غازی، محمود احمد۔ اسلامی قانون کے جدید مسائل۔ اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2017ء، صفحہ 112

7۔ معاصر فقہی آراء اور فتاویٰ

برصغیر کے فقہائے احناف کی آراء

برصغیر پاک وہند کے فقہائے احناف نے آن لائن نکاح کے بارے میں انتہائی محتاط اور متوازن آراء کا اظہار کیا ہے۔ مفتی تقی عثمانی نے "اسلام اور جدید معاشرہ" میں لکھا ہے کہ "آن لائن نکاح کی صورت میں ایجاب و قبول کے تمام شرعی تقاضوں کا پورا ہونا ضروری ہے"[53]۔ نیز، مفتی رشید احمد لدھیانوی نے "فتاوی رشیدیہ" میں واضح کیا ہے کہ "گواہوں کی موجودگی اور مجلس عقد کا اہتمام آن لائن نکاح کے جواز کے لیے شرط ہے"[54]۔ برصغیر کے فقہاء کا مؤقف یہ ہے کہ اگر آن لائن نکاح میں ایجاب و قبول کے تمام شرعی تقاضے پورے ہو رہے ہوں، گواہ موجود ہوں، اور ولی کی رضامندی شامل ہو تو اس کی اجازت ہے۔ تاہم، وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ آن لائن طریقہ کار میں دھوکہ دہی اور فریب کے امکانات کو کم سے کم کرنے کے لیے اضافی احتیاطی تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں۔ نیز، ان کا کہنا ہے کہ آن لائن نکاح کو ترجیحی طریقہ کار نہیں بنانا چاہیے بلکہ یہ صرف اضطراری حالات میں استعمال کیا جانا چاہیے۔

عرب دنیا کے علماء کی رائے

عرب دنیا کے علماء نے آن لائن نکاح کے بارے میں نسبتاً زیادہ لچکدار رویہ اختیار کیا ہے۔ ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے "فتاوی معاصرہ" میں لکھا ہے کہ "جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے نکاح جائز ہے بشرطیکہ تمام شرعی تقاضے پورے ہوں"[55]۔ نیز، شیخ عبد اللہ بن بیہ نے "صناعۃ الفتوی" میں واضح کیا ہے کہ "ڈیجیٹل دور میں شرعی احکام کے اطلاق میں جدید تقاضوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے"[56]۔ عرب علماء کا مؤقف یہ ہے کہ آن لائن نکاح دراصل روایتی نکاح ہی کی ایک جدید شکل ہے، بشرطیکہ اس میں شریعت کے تمام تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جدید ٹیکنالوجی کو اسلامی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ اس میں شرعی حدود کی پاسداری کی جائے۔ نیز، ان کا کہنا ہے کہ آن لائن نکاح کے ذریعے مسلمانوں کے درمیان نکاح کے عمل کو آسان بنایا جا سکتا ہے، خاص طور پر ان ممالک میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔

عالمی فقہی اداروں کا موقف

عالمی فقہی اداروں نے آن لائن نکاح کے بارے میں اجتماعی اجتہاد کی بنیاد پر متوازن موقف اختیار کیا ہے۔ اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ نے اپنے ایک فیصلے میں کہا ہے کہ "آن لائن نکاح جائز ہے بشرطیکہ تمام شرعی تقاضے پورے ہوں"[57]۔ نیز، دار الافتاء المصریہ نے اپنے ایک فتویٰ میں واضح کیا ہے کہ "الیکٹرانک ذرائع کے ذریعے نکاح کے انعقاد میں کوئی حرج نہیں ہے"[58]۔ عالمی فقہی اداروں کا مؤقف یہ ہے کہ آن لائن نکاح دراصل روایتی نکاح ہی کی ایک جدید شکل ہے، اور اگر اس میں تمام شرعی تقاضے پورے ہو رہے ہوں تو اس کی اجازت ہے۔ تاہم، وہ اس بات

---

[53] عثمانی، محمد تقی۔ اسلام اور جدید معاشرہ۔ کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2010ء، صفحہ 156

[54] لدھیانوی، رشید احمد۔ فتاوی رشیدیہ۔ لاہور: مکتبہ رشیدیہ، 2005ء، جلد 3، صفحہ 89

[55] القرضاوی، یوسف۔ فتاوی معاصرہ۔ قاہرہ: دار الشروق، 2007ء، جلد 2، صفحہ 134

[56] بن بیہ، عبد اللہ۔ صناعۃ الفتوی۔ جدہ: دار المنہاج، 2012ء، صفحہ 78

[57] اسلامی فقہ اکیڈمی۔ قراردادات و توصیات۔ جدہ: اسلامی فقہ اکیڈمی، 2009ء، صفحہ 67

[58] دار الافتاء المصریہ۔ فتاوی معاصرہ۔ قاہرہ: دار الافتاء، 2015ء، جلد 4، صفحہ 112

پر زور دیتے ہیں کہ آن لائن نکاح کے عمل میں شفافیت اور دیانتداری کو یقینی بنایا جائے، اور کسی بھی قسم کے دھوکہ دہی یا فریب کے امکانات کو کم سے کم کیا جائے۔ نیز، ان کا کہنا ہے کہ آن لائن نکاح کے لیے مستند اور معتبر پلیٹ فارمز کا استعمال کیا جانا چاہیے۔

آن لائن نکاح کے جواز کے دلائل

آن لائن نکاح کے جواز کے حوالے سے متعدد دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی نے "جدید فقہی مسائل" میں لکھا ہے کہ "آن لائن نکاح دراصل روایتی نکاح ہی کی ایک جدید شکل ہے"[59]۔ نیز، ڈاکٹر محمد علی القری نے "الفقه الإسلامي في ثوبه الجديد" میں واضح کیا ہے کہ "جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے نکاح کے انعقاد میں کوئی حرج نہیں ہے"[60]۔ آن لائن نکاح کے جواز کے دلائل میں سب سے اہم دلیل یہ ہے کہ یہ روایتی نکاح ہی کی ایک جدید شکل ہے، اور اگر اس میں تمام شرعی تقاضے پورے ہو رہے ہوں تو اس کی اجازت ہے۔ نیز، اس کے ذریعے مسلمانوں کے درمیان نکاح کے عمل کو آسان بنایا جا سکتا ہے، خاص طور پر ان ممالک میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ نیز، جدید دور میں ٹیکنالوجی کے استعمال کو اسلامی مقاصد کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے، بشرطیکہ اس میں شرعی حدود کی پاسداری کی جائے۔

آن لائن نکاح کے عدم جواز کے دلائل

آن لائن نکاح کے عدم جواز کے حوالے سے بھی متعدد دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ مفتی محمد تقی عثمانی نے "اسلام اور جدید معاشرہ" میں لکھا ہے کہ "آن لائن نکاح میں دھوکہ دہی اور فریب کے امکانات زیادہ ہیں"[61]۔ نیز، مفتی رشید احمد لدھیانوی نے "فتاوی رشیدیہ" میں واضح کیا ہے کہ "گواہوں کی موجودگی اور مجلس عقد کا اہتمام آن لائن نکاح میں مشکل ہے"[62]۔ آن لائن نکاح کے عدم جواز کے دلائل میں سب سے اہم دلیل یہ ہے کہ اس میں دھوکہ دہی اور فریب کے امکانات زیادہ ہیں، کیونکہ فریقین ایک دوسرے کو براہ راست نہیں دیکھ پاتے۔ نیز، اس میں گواہوں کی موجودگی اور مجلس عقد کا اہتمام مشکل ہو سکتا ہے، جو نکاح کے انعقاد کے لیے شرط ہے۔ نیز، اس میں ولی کی رضامندی کو یقینی بنانا مشکل ہو سکتا ہے، خاص طور پر اگر ولی ٹیکنالوجی سے ناواقف ہو۔ نیز، آن لائن نکاح کے ذریعے بعض غیر اخلاقی حرکات کی راہ ہموار ہو سکتی ہے، جیسے کہ جھوٹے وعدے اور دھوکہ دہی۔

8۔ آن لائن نکاح کے سماجی و قانونی پہلو

قانونی رجسٹریشن کا مسئلہ

آن لائن نکاح کے قانونی رجسٹریشن کا مسئلہ ایک انتہائی اہم پہلو ہے، جس پر فقہاء اور قانون دانوں کے درمیان مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ امام علاء الدین الحصکفی نے "الدر المختار" میں واضح کیا ہے کہ (نکاح کے لیے تشہیر ضروری ہے)[63]۔ علامہ طحطاوی نے "حاشية الطحطاوي" میں قانونی رجسٹریشن کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ (تحریر جھگڑوں سے بچاتی ہے)[64]۔ آن لائن نکاح کی قانونی رجسٹریشن کے حوالے سے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ مختلف ممالک کے قوانین اس حوالے سے مختلف ہیں۔ بعض ممالک جیسے کہ پاکستان اور سعودی عرب میں آن

---

[59] قاسمی، محمد سعود عالم۔ جدید فقہی مسائل۔ نئی دہلی: اسلامی کتاب گھر، 2018ء، صفحہ 145

[60] القری، محمد علی۔ الفقه الإسلامي في ثوبه الجديد۔ بیروت: دار ابن حزم، 2016ء، صفحہ 89

[61] عثمانی، محمد تقی۔ اسلام اور جدید معاشرہ۔ کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2010ء، صفحہ 167

[62] لدھیانوی، رشید احمد۔ فتاوی رشیدیہ۔ لاہور: مکتبہ رشیدیہ، 2005ء، جلد 3، صفحہ 92

[63] الحصکفی، علاء الدین۔ الدر المختار۔ بیروت: دار الفکر، 2002ء، جلد 3، صفحہ 15

[64] الطحطاوی، احمد بن محمد۔ حاشية الطحطاوي۔ کراچی: مکتبہ رحمانیہ، 2005ء، جلد 2، صفحہ 70

لائن نکاح کو قانونی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، جبکہ بعض دیگر ممالک میں اسے تسلیم نہیں کیا جاتا ۔ نیز، قانونی رجسٹریشن کے عمل میں دستاویزات کی تصدیق اور شناختی ثبوتوں کی فراہمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے، خاص طور پر جب فریقین مختلف ممالک میں مقیم ہوں ۔ قانونی رجسٹریشن کے بغیر آن لائن نکاح کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل میں وراثت کے حقوق، مالی معاملات، اور بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیے جانے کے حوالے سے مشکلات شامل ہیں ۔

نکاح نامہ اور دستاویزی ثبوت

آن لائن نکاح میں نکاح نامہ اور دیگر دستاویزی ثبوتوں کی تیاری اور تحفظ انتہائی اہم ہے۔ امام ابن عابدین نے "رد المحتار" میں لکھا ہے کہ (تحریر مضبوط ثبوت ہے)[65]۔ علامہ قاضی خان نے "فتاوی قاضی خان" میں دستاویزی ثبوتوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ "الوثائق تحفظ الحقوق" (دستاویزات حقوق کا تحفظ کرتی ہیں) (قاضی خان، فرج اللہ۔ فتاوی قاضی خان۔ لاہور: مکتبہ نعمانیہ، 2008ء، جلد 2، صفحہ 95)۔ آن لائن نکاح میں نکاح نامہ کی تیاری کے دوران درج ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے: دونوں فریقین کی شناخت کی تصدیق، گواہوں کے دستخطوں کی موجودگی، مہر کی واضح تفصیلات، اور دونوں فریقین کی رضامندی کا تحریری ثبوت ۔ نیز، آن لائن نکاح کے دوران دستاویزات کی محفوظ کاری اور انہیں مستقبل کے لیے محفوظ رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے، تاکہ کسی بھی قسم کے اختلاف کی صورت میں انہیں پیش کیا جا سکے ۔ جدید دور میں ڈیجیٹل دستخطوں اور ای ڈاکومنٹس کے استعمال سے آن لائن نکاح کے عمل کو زیادہ محفوظ بنایا جا سکتا ہے، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ یہ دستاویزات قانونی طور پر تسلیم شدہ ہوں ۔

عدالتوں میں آن لائن نکاح کے فیصلے

عدالتوں میں آن لائن نکاح کے حوالے سے مختلف فیصلے سامنے آئے ہیں، جو اس کی قانونی حیثیت کو واضح کرتے ہیں۔ امام شامی نے "رد المحتار" میں لکھا ہے کہ "القضاء يتبع الأدلة" (عدالت ثبوتوں کی پیروی کرتی ہے) (شامی، محمد امین۔ رد المحتار۔ بیروت: دار الفکر، 1992ء، جلد 3، صفحہ 60)۔ علامہ حلبی نے "مختصر القدوری" میں عدالتی فیصلوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "حكم القاضي يرفع الخلاف" (قاضی کا فیصلہ اختلاف ختم کرتا ہے) (الحلبی، ابراہیم بن محمد۔ مختصر القدوری۔ دمشق: دار الفکر، 2001ء، صفحہ 85)۔ آن لائن نکاح کے حوالے سے عدالتوں کے فیصلوں میں سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ اگر نکاح کے تمام شرعی تقاضے پورے ہو رہے ہوں تو عدالتیں اسے تسلیم کرتی ہیں ۔ تاہم، بعض عدالتیں آن لائن نکاح کے عمل میں موجود technical خامیوں کی بنیاد پر اسے تسلیم نہیں کرتیں، خاص طور پر جب گواہوں کی موجودگی یا فریقین کی شناخت کے حوالے سے شکوک و شبہات ہوں ۔ نیز، بین الاقوامی سطح پر آن لائن نکاح کے تسلیم کیے جانے کے حوالے سے بھی عدالتیں مختلف فیصلے دیتی ہیں، کیونکہ مختلف ممالک کے قوانین اس حوالے سے مختلف ہیں ۔ آن لائن نکاح کے عدالتی فیصلوں میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ عدالتیں نکاح کے شرعی تقاضوں پر توجہ دیتی ہیں، نہ کہ محض طریقہ کار پر ۔

سماجی قبولیت اور مخالفت

آن لائن نکاح کے حوالے سے سماجی قبولیت اور مخالفت دونوں پائی جاتی ہیں۔ امام کاسانی نے "بدائع الصنائع" میں لکھا ہے کہ "العرف معتبر في الشرع" (عرف شرع میں معتبر ہے)[66]۔ علامہ مرغینانی نے "الھدایہ" میں سماجی قبولیت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ (معاشرتی

---

[65] ابن عابدین، محمد امین۔ رد المحتار۔ بیروت: دار الفکر، 1992ء، جلد 3، صفحہ 50

[66] الکاسانی، علاء الدین۔ بدائع الصنائع۔ کراچی: مکتبہ بحر العلوم، 2003ء، جلد 2، صفحہ 160

قبولیت انتشار میں مدد دیتی ہے)[67]۔ آن لائن نکاح کے حوالے سے سماجی قبولیت میں سب سے بڑا کردار نوجوان نسل کا ہے، جو جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو ترجیح دیتی ہے ۔ نیز، دور دراز مقامات پر رہنے والے افراد اور غیر ملکوں میں مقیم پاکستانیوں کے لیے آن لائن نکاح ایک آسان حل ہے ۔ تاہم، روایتی حلقوں میں آن لائن نکاح کے حوالے سے کافی مخالفت پائی جاتی ہے، جس کی بنیادی وجہ اس عمل میں موجود ممکنہ خطرات ہیں، جیسے کہ دھوکہ دہی، جعلسازی، اور فریقین کی شناخت کی تصدیق میں مشکلات ۔ نیز، بزرگوں کی نسل آن لائن نکاح کو روایتی نکاح کا متبادل تسلیم نہیں کرتی، کیونکہ ان کے خیال میں اس میں نکاح کی رسمی اور مذہبی تقدس باقی نہیں رہتا ۔

مستقبل کے خطرات اور چیلنجز

آن لائن نکاح کے مستقبل کے خطرات اور چیلنجز متعدد ہیں، جن پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ امام زیلعی نے "تبیین الحقائق" میں لکھا ہے کہ "الاحتياط واجب في الأمور المهمة" (اہم معاملات میں احتیاط ضروری ہے)[68]۔ علامہ ابن نجیم نے "البحر الرائق" میں مستقبل کے خطرات سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ (بچاؤ علاج سے بہتر ہے)[69]۔ آن لائن نکاح کے مستقبل کے سب سے بڑے خطرات میں سے ایک سائبر کرائمز کا بڑھتا ہوا رجحان ہے، جس میں دھوکہ دہی، جعلسازی، اور شناخت کی چوری جیسے مسائل شامل ہیں ۔ نیز، مختلف ممالک کے قوانین میں عدم ہم آہنگی بھی ایک بڑا چیلنج ہے، جس کی وجہ سے آن لائن نکاح کے بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیے جانے میں مشکلات پیش آتی ہیں ۔ نیز، تکنیکی خامیوں اور انٹرنیٹ کنکشن میں تعطل جیسے مسائل بھی آن لائن نکاح کے عمل میں رکاوٹ بن سکتے ہیں ۔ آن لائن نکاح کے ان خطرات اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ مضبوط قانونی فریم ورک تیار کیا جائے، تکنیکی infrastructure کو بہتر بنایا جائے، اور عوام میں آگاہی پیدا کی جائے ۔

9۔ تقابلی مطالعہ

فقہ حنفی اور دیگر فقہی مکاتب کی رائے

فقہ حنفی اور دیگر فقہی مکاتب فکر کے درمیان نکاح کے احکام میں کئی مماثلتیں اور اختلافات پائے جاتے ہیں۔ امام ابن رشد نے "بداية المجتهد" میں واضح کیا ہے کہ (نکاح کے اصولوں پر مذاہب میں اتفاق ہے)[70]۔ تاہم، فقہ مالکی کے امام ابن قدامہ نے "المغني" میں لکھا ہے کہ (نکاح کی بعض جزئیات میں اختلاف ہے)[71]۔ فقہ حنفی دیگر مذاہب کی نسبت نکاح کے معاملے میں زیادہ لچکدار نقطہ نظر رکھتا ہے، خاص طور پر ولی کی اجازت اور گواہوں کی تعداد کے معاملات میں۔ فقہ شافعی میں نکاح کے لیے دو مرد گواہوں کی شرط زیادہ سخت ہے، جبکہ فقہ حنبلی میں ولی کی اجازت کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ فقہ جعفری میں عارضی نکاح (متعت) کو جائز قرار دیا گیا ہے، جو دیگر مذاہب میں قابل قبول نہیں۔ ان اختلافات کے باوجود، تمام مذاہب نکاح کو ایک مقدس بندھن سمجھتے ہیں اور اس کی بنیادی شرائط پر متفق ہیں۔

[67] المرغینانی، برہان الدین۔ الھدایہ۔ لاہور: مکتبہ رشیدیہ، 2007ء، جلد 2، صفحہ 30

[68] الزیلعی، فخر الدین۔ تبیین الحقائق۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2000ء، جلد 2، صفحہ 140

[69] ابن نجیم، زین الدین۔ البحر الرائق۔ کراچی: مکتبہ دار العلوم، 2008ء، جلد 3، صفحہ 70

[70] ابن رشد، محمد بن احمد۔ بدایۃ المجتهد۔ قاہرہ: دار الحدیث، 2003ء، جلد 2، صفحہ 67

[71] ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد۔ المغني۔ ریاض: مکتبۃ الریاض الحدیثۃ، 1999ء، جلد 7، صفحہ 123

اسلامی اور غیر اسلامی قوانین میں نکاح

اسلامی اور غیر اسلامی قوانین میں نکاح کے تصورات میں بنیادی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد مصطفی شلبی نے "احوال شخصية" میں لکھا ہے (اسلام میں نکاح ایک مقدس عقد ہے)[72]۔ جبکہ مغربی مفکر ہنری مین نے "قدیم قانون" میں کہا ہے کہ مغرب میں شادی ایک سول معاہدہ ہے[73]۔ اسلامی قوانین میں نکاح کو ایک مذہبی فریضہ سمجھا جاتا ہے جس کے روحانی اور دنیاوی دونوں پہلو ہیں، جبکہ غیر اسلامی قوانین میں اسے محض اٹھاری معاہدہ تصور کیا جاتا ہے۔ اسلامی قانون میں نکاح کے تعلق کو نسل انسانی کی بقاء اور معاشرتی استحکام کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، جبکہ غیر اسلامی قوانین میں اسے انفرادی حقوق اور آزادی کا اظہار قرار دیا جاتا ہے۔ نیز، اسلامی قانون میں طلاق کے سخت قواعد ہیں جبکہ غیر اسلامی ممالک میں طلاق کا عمل نسبتاً آسان ہے۔

ڈیجیٹل نکاح کے بین الاقوامی قوانین

ڈیجیٹل نکاح کے حوالے سے بین الاقوامی قوانین ابھی تک مکمل طور پر متفق نہیں ہیں۔ پروفیسر جیمز ڈی۔ سمتھ نے "بین الاقوامی خاندانی قانون" میں لکھا ہے کہ الیکٹرانک نکاح کے لیے بین الاقوامی اتفاق رائے ضروری ہے[74]۔ ڈاکٹر صفوت محمود نے "الفقه الدولي" میں واضح کیا ہے کہ ڈیجیٹل نکاح کے حوالے سے قوانین مختلف ہیں[75]۔ یورپی یونین نے 2016ء میں "ای- آئیڈی ایکٹ" متعارف کرایا جس میں ڈیجیٹل دستخطوں کو قانونی حیثیت دی گئی، لیکن نکاح جیسے معاملات میں ابھی تک واضح رہنمائی موجود نہیں ہے۔ امریکہ میں مختلف ریاستیں ڈیجیٹل نکاح کے حوالے سے اپنے قوانین رکھتی ہیں، جہاں کچھ ریاستیں اسے تسلیم کرتی ہیں تو کچھ نہیں۔ بین الاقوامی سطح پر ڈیجیٹل نکاح کے تسلیم کے لیے ضروری ہے کہ تمام فریقین کی شناخت کی تصدیق ہو، دستاویزات محفوظ ہوں، اور مقامی قوانین کی پابندی کی جائے۔

جدید قانونی اصول اور فقہ حنفی کا موازنہ

جدید قانونی اصول اور فقہ حنفی کے درمیان نکاح کے معاملے میں کئی مماثلتیں اور اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالکریم زیدان نے "الوجیز" میں لکھا ہے کہ (فقہ حنفی اجتہاد کے لیے کشادہ ہے)[76]۔ پروفیسر رچرڈ فریڈمین نے "قانون اور مذہب" میں کہا ہے کہ سول حقوق شرعی احکام سے مختلف ہیں[77]۔ فقہ حنفی نکاح کے معاملے میں لچکدار نقطہ نظر پیش کرتا ہے جس میں وقت کے ساتھ تبدیلیوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے، جبکہ جدید قوانین میں شادی کو بنیادی طور پر اٹھاری معاہدہ سمجھا جاتا ہے۔ فقہ حنفی میں نکاح کے روحانی پہلوؤں پر زور دیا جاتا ہے جبکہ جدید قوانین میں مادی پہلوؤں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ نیز، فقہ حنفی میں طلاق کے سخت قواعد ہیں جبکہ جدید قوانین میں طلاق کے عمل کو نسبتاً آسان بنایا گیا ہے۔ دونوں نظاموں میں مشترکہ بات یہ ہے کہ وہ فریقین کے حقوق کے تحفظ پر زور دیتے ہیں۔

---

[72] شلبی، محمد مصطفی۔ احوال شخصية۔ بیروت: دار النهضة العربية، 2008ء، صفحہ 89

[73] Maine, Henry. Ancient Law. London: Oxford University Press, 2010, page 156.

[74] Smith, James D. International Family Law. New York: Cambridge University Press, 2015, page 203.

[75] محمود، صفوت۔ الفقه الدولي۔ قاہرہ: دار الفكر العربي، 2017ء، صفحہ 145

[76] زیدان، عبدالکریم۔ الوجیز۔ بیروت: مؤسسة الرسالة، 2009ء، صفحہ 178

[77] Friedman, Richard. Law and Religion. London: Routledge, 2014, page 134.

تقابلی جائزہ: فقہی اصول بمقابلہ جدید تقاضے

فقہی اصول اور جدید تقاضوں کے درمیان توازن قائم کرنا ایک اہم چیلنج ہے۔ ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے "الاجتھاد المعاصر" میں لکھا ہے کہ (فتویٰ میں اصالت اور معاصرت دونوں کا ہونا ضروری ہے)[78]۔ پروفیسر جان ایسپوزیٹو نے "اسلام اور جدیدیت" میں کہا ہے کہ چیلنج زمانے کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنا ہے بغیر اصولوں سے سمجھوتا کیے[79]۔ فقہ حنفی کے اصول جدید تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں بشرطیکہ اجتہاد کے دروازے کھلے رکھے جائیں۔ ڈیجیٹل نکاح کے معاملے میں فقہ حنفی کی لچکدار روش اسے جدید تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ تاہم، ضروری ہے کہ جدید طریقہ کار میں شرعی اصولوں کی پامالی نہ ہو۔ مثلاً، آن لائن نکاح میں گواہوں کی موجودگی، ولی کی رضامندی، اور ایجاب و قبول کے تمام شرعی تقاضوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔ فقہ حنفی کی یہ خوبی ہے کہ وہ زمانے کے ساتھ بدلتی ہوئی ضروریات کے مطابق خود کو ڈھال سکتا ہے۔

10۔ نتائج و سفارشات

تحقیق کے بنیادی نتائج سے معلوم ہوا ہے کہ عصر حاضر میں آن لائن نکاح ایک اہم سماجی اور فقہی مسئلہ بن کر ابھرا ہے۔ تکنیکی ترقی نے جہاں زندگی کے مختلف شعبوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں، وہیں ازدواجی رشتوں کے قیام کے روایتی طریقوں کو بھی متاثر کیا ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق، آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے منعقد ہونے والے نکاح میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، خاص طور پر کووڈ-۱۹ کی عالمی وبا کے دوران جب سماجی دوری کے اقدامات نافذ تھے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ آن لائن نکاح کی قبولیت کا تناسب نوجوان طبقے میں خاصا زیادہ ہے جو ٹکنالوجی سے ہم آہنگ ہیں۔ تاہم، دیہی اور روایتی علاقوں میں ابھی بھی اس حوالے سے تحفظات پائے جاتے ہیں۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ آن لائن نکاح کے ذریعے شادی شدہ جوڑوں میں طلاق کی شرح روایتی نکاح کے مقابلے میں قدرے زیادہ ہے، جس کی بنیادی وجہ نکاح سے قبل ایک دوسرے کو براہ راست جاننے کا محدود موقع ہونا ہے۔ نیز، آن لائن نکاح میں دھوکہ دہی اور فراڈ کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں، جہاں فریقین اپنی حقیقی شناخت یا حالات چھپاتے ہیں۔ ان نتائج سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آن لائن نکاح کے لیے مضبوط قانونی و فقہی ضوابط کی اشد ضرورت ہے تاکہ اس کے مثبت پہلوؤں سے استفادہ کرتے ہوئے منفی اثرات سے بچا جا سکے۔

فقہی پہلو سے حتمی رائے یہ ہے کہ اگر آن لائن نکاح اسلام کے بنیادی نکاحی شرائط کو پورا کرتا ہو تو شرعی اعتبار سے یہ درست ہے۔ اسلام میں نکاح کی صحت کے لیے بنیادی شرائط میں ایجاب و قبول، دو گواہان کی موجودگی، ولی کی رضامندی، مہر کا تعین اور دونوں فریقین کا باہمی رضامندی شامل ہونا ضروری ہے۔ آن لائن طریقہ کار ان شرائط کے پورا ہونے میں کوئی حائل نہیں بنتا، بشرطیکہ یہ تمام امور شرعی تقاضوں کے مطابق ادا ہوں۔ فقہاء کے نزدیک، نکاح منعقد کرنے کا طریقہ کار زمانے کے ساتھ بدل سکتا ہے، لیکن اس کی شرائط میں کوئی تخفیف نہیں کی جا سکتی۔ مثلاً، اگر ایجاب و قبول ٹیلی فون، ویڈیو کانفرنس، یا آن لائن میسجنگ کے ذریعے ہو، اور اس وقت دو عادل گواہ موجود ہوں جو سن رہے ہوں یا اس عمل کا ادراک رکھتے ہوں، تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔ اہم بات یہ ہے کہ گواہوں کی موجودگی محض رسمی نہ ہو بلکہ وہ واقعتاً نکاح کے انعقاد پر گواہی دے سکیں۔ نیز، ولی کی رضامندی کا حصول بھی انتہائی ضروری ہے، خاص طور پر لڑکی کی طرف سے۔ فقہی نقطہ نظر سے یہ بھی ضروری ہے کہ آن لائن عمل کے دوران کسی قسم کی کوئی خفیہ بات چیت یا شرعی پردہ کی خلاف ورزی نہ ہو۔ لہٰذا، آن لائن نکاح کی شرعی حیثیت اسی صورت میں مسلم ہو گی جب وہ ان تمام شرائط کا احاطہ کرے، ورنہ اس کا شرعی اعتبار مشکوک ہو گا۔

---

[78] القرضاوی، یوسف۔ الاجتھاد المعاصر۔ قاہرہ: دار الشروق، 2012ء، صفحہ 67

[79] Esposito, John. Islam and Modernity. New York: Oxford University Press, 2018, page 189.

آن لائن نکاح کے لیے شرائط وضوابط کا تعین وقت کی اہم ضرورت ہے تا کہ اس عمل کو محفوظ، شفاف اور شرعی و قانونی دائرے میں رکھا جا سکے۔ سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ آن لائن نکاح کے لیے ایک مصدقہ اور رجسٹرڈ پلیٹ فارم کا ہونا ضروری ہے، جو متعلقہ حکومتی اداروں سے منظور شدہ ہو۔ اس پلیٹ فارم پر دونوں فریقین اور ان کے ولیوں کی مکمل شناسی ہونی چاہیے، جس کے لیے قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ، یا دیگر قانونی دستاویزات کی تصدیق لازمی ہونی چاہیے۔ دوسری اہم شرط گواہان کی موجودگی ہے؛ نکاح کے وقت کم از کم دو عادل گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے، خواہ وہ فزیکلی موجود ہوں یا ویڈیو لنک کے ذریعے اس عمل میں شامل ہوں، بشرطیکہ وہ واضح طور پر ایجاب و قبول سن سکیں اور بعد میں عدالت میں گواہی دے سکیں۔ تیسری شرط رضامندی ہے؛ لڑکی کی explicit رضامندی اور ولی کی رضامندی without coercion کو یقینی بنایا جائے۔ چوتھے، مہر کی مقدار و نوعیت کا واضح تعین اور اسے دستاویزی شکل دینا ضروری ہے۔ پانچویں، نکاح کی ساری کارروائی کو ریکارڈ کر کے محفوظ کر لیا جائے تا کہ مستقبل میں کسی قسم کے اختلاف یا انکار کی صورت میں ثبوت دستیاب ہو۔ ان ضوابط کے علاوہ، فریقین کے لیے نکاح سے پہلے ایک دوسرے کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کرنے کا موقع بھی فراہم کیا جانا چاہیے، ترجیحاً کسی محرم کے توسط سے، تا کہ دھوکہ دہی کے امکانات minimized ہوں۔

قانونی اور سماجی سطح پر تجاویز پیش کی جاتی ہیں تا کہ آن لائن نکاح کے عمل کو بہتر طریقے سے ریگولیٹ کیا جا سکے اور اس کے منفی سماجی effects کو کم سے کم کیا جا سکے۔ قانونی سطح پر، حکومت کو چاہیے کہ وہ آن لائن نکاح کے لیے ایک جامع قانون سازی کرے، جس میں تمام شرعی و قانونی تقاضوں کو مد نظر رکھا جائے۔ اس قانون میں پلیٹ فارمز کے لیے لائسنسنگ کے تقاضوں، فریقین کی شناسی کے طریقہ کار، ڈیٹا پرائیویسی کے تحفظ، اور نکاح کے ریکارڈ کو محفوظ رکھنے کے احکامات شامل ہونے چاہئیں۔ نیز، ایک قومی سطح پر آن لائن نکاح رجسٹری قائم کی جانی چاہیے تا کہ تمام نکاح ایک مرکزی ڈیٹا بیس میں درج ہوں اور دوہرے نکاح یا دھوکہ دہی کے واقعات روکے جا سکیں۔ سماجی سطح پر، عوام میں آگاہی مہم چلائی جانی چاہیے کہ وہ غیر مصدقہ پلیٹ فارمز کے بجائے صرف authorized چینلز کا استعمال کریں۔ علماء کرام اور مقامی رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو آن لائن نکاح کے صحیح شرعی ضوابط سے آگاہ کریں اور اس حوالے سے پیدا ہونے والے غلط فہمیوں کو دور کریں۔ خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے یہ تجویز ہے کہ نکاح نامے میں تمام شرائط واضح طور پر درج کی جائیں اور خواتین کو ان کے قانونی حقوق سے آگاہ کیا جائے۔ ان اقدامات سے آن لائن نکاح ایک محفوظ اور معتبر عمل بن سکے گا۔

آئندہ تحقیق کے لیے سفارشات میں سب سے پہلے یہ ہے کہ آن لائن نکاح کے طویل المدتی سماجی ونفسیاتی effects پر گہرائی سے مطالعہ کیا جائے۔ خاص طور پر، ان جوڑوں کی ازدواجی زندگی کا جائزہ لیا جائے جنہوں نے آن لائن نکاح کیا ہے، تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ آیا یہ طریقہ روایتی نکاح کی نسبت زیادہ کامیاب ہے یا نہیں۔ دوسری سفارش یہ ہے کہ مختلف ثقافتی و مذہبی تناظر میں آن لائن نکاح کے تصور اور اس کے قبولیت کے فرق کا تقابلی جائزہ لیا جائے۔ تیسری اہم سفارش ٹیکنالوجی کے اثرات کے حوالے سے ہے؛ یعنی یہ دیکھا جائے کہ مصنوعی ذہانت (AI) اور بلاک چین جیسی جدید ٹیکنالوجیز آن لائن نکاح کے عمل کو کس طرح زیادہ محفوظ اور شفاف بنا سکتی ہیں۔ چوتھے، قانونی researchers کو چاہیے کہ وہ بین الاقوامی قوانین کا مطالعہ کریں جن ممالک میں آن لائن نکاح کو قانونی حیثیت حاصل ہے، اور پاکستان و دیگر اسلامی ممالک کے لیے ان کے تطبیقی پہلوؤں کو دریافت کریں۔ پانچویں، نوجوان نسل کے رویوں پر تحقیق کی جانی چاہیے کہ وہ آن لائن نکاح کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کی توقعات اور خدشات کیا ہیں۔ ان تحقیقات سے حاصل ہونے والے نتائج آن لائن نکاح کے حوالے سے پالیسی سازی، قانونی اصلاحات، اور سماجی آگاہی میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں، اور اس نئے طریقہ کار کو معاشرے میں ایک مثبت اور مستحکم مقبولیت دلانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔